روزنامہ

FD-10 (ٹیلی فون نمبر 047-6213029)

الفضل

web: http://www.alfazl.org

email: editor@alfazl.org

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

ہفتہ 10 اکتوبر 2009ء 20 شوال 1430 ہجری 10 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 229

قرآن کی ظاہری اور خفیہ تلاوت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قرآن بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح اور قرآن کی مخفی تلاوت کرنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

﴿جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفاً : حدیث نمبر 2843﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے۔ وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔

﴿خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 103﴾

جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو، خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو، ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

﴿ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255-256﴾

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں!

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 344﴾

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔

﴿ملفوظات جلد اول ص 52﴾

سارے کنبے کو سنا دیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دوے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار — بدرسوم کی ممانعت

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں ....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 6

حقیقۃ الوحی کا پرچہ نمبر 6 صرف وہی احباب مرکز بھجوائیں جو پرچہ نمبر 2 نہیں بھجوا سکے تھے۔

﴿ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

اک جان ہے قرآن

لکھتی رہوں، لکھتی رہوں ، تب بھی نہ عیاں ہوں
سو سال لکھوں تب بھی فضائل نہ بیاں ہوں
کیسے دیا جلتے ہوئے سورج کو دکھا دوں
بے علم ہوں بے مایہ ہوں ، پہلے یہ بتا دوں
کوزہ میں کروں بند میں دریا تو کہوں کچھ
کچھ اعلیٰ وسائل ہوں مہیا تو کہوں کچھ
قرآن کی تعریف میں اک نکتہ ہے یہ نظم
تمہید کو کافی نہیں بس شستہ ہے یہ نظم
اللہ کا یہ پیار بھرا خط ہے پڑھو تم
پھر زیست کے ہر گام پہ بس آگے بڑھو تم
تقویٰ کی ہر اک راہ سکھا دی گئی اس میں
اور کھول کے ہر بات بتا دی گئی اس میں
روکا ہے جو کرنے سے وہ سب اس میں عیاں ہے
جو کرنے کی باتیں ہیں وہ سب اس میں بیاں ہے
یہ اپنے نشاں آپ کیا کرتا ہے ظاہر
سب اس کی وساطت میں ہے کچھ بھی نہیں باہر
قرآن سمندر ہے خزانوں سے بھرا اک
اس دنیا کے ماتھے پہ نگینہ ہے جڑا اک
قرآن کی ہر بات پہاڑوں سی اٹل ہے
قرآن ہی ماضی تھا' یہی آج ہے کل ہے
کہنے کو ہیں دنیا میں بہت پیاری کتابیں
قرآن ہے بس، ہیچ ہیں وہ ساری کتابیں
ان ساری کتابوں کا وزن کچھ بھی نہیں ہے
گل کچھ بھی نہیں سرو وسمن کچھ بھی نہیں ہے
یہ وصل کا شربت ہے جو اک بار پئے گا
جنت کا مکیں ہو گا وہ خوشحال جئے گا
سرمایہ ہے میرا ، یہ دل و جان کی پونجی
ہے فخر مجھے اس پہ مری شان کی پونجی
اس دل کی سمجھ لیجئے کیا آن ہے کیا بان
جس دل کے نہاں خانوں میں مہمان ہے قرآن
شوکت بھرا اک ساز ہے سامان ہے قرآن
میرے لئے ہیروں سے بھری کان ہے قرآن
اک تحفہ ہے اللہ کا اک رابطہ قرآن
انساں کے لئے خلق کا اک ضابطہ قرآن
کچھ شک نہیں جس بات میں وہ بات ہے قرآن
مومن کا یہی دل ہے یہی ہاتھ ہے قرآن
اک باغ ہے ، گلزار و گلستان ہے قرآن
اللہ کا فرمان ہے ، برہان ہے قرآن
ادراک کا اک دریا ہے فرمان ہے قرآن
انسان پہ اللہ کا احسان ہے قرآن
خود اللہ کے ہاتھوں لکھی تحریر ہے قرآن
سچ پوچھو تو انسان کی تقدیر ہے قرآن
روپہلی کرن نور ہے ، تنویر ہے قرآن
گزرے ہوئے سب نبیوں کی تصویر ہے قرآن
اک حال ہے ، اک فردا ہے اک ماضی ہے قران
یہ دنیا عدالت ہے تو اک قاضی ہے قرآن
جس دل میں لہو بن کے بکھر جاتا ہے قرآن
چہرے پہ عیاں ہو کے نکھر جاتا ہے قرآن
انسان ہے اک جسم تو اک جان ہے قرآن
قرآن ہے قرآن ہے قرآن ہے قرآن

ڈاکٹر۔ ف۔ منیر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

اسراف سے بچو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

آج کل لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات اور دیگر زیب و زینت کے لئے طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کے لئے انجام کار خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔ شریعت نے تو صرف مہر ٹھہرایا ہے۔ لوگوں کے پاس روپیہ نقد کم ہوتا ہے۔ مہر تو انسان تھوڑا تھوڑا کر کے بھی ادا کر سکتا ہے۔ لیکن زیورات وغیرہ کے لئے انہیں ہندوؤں سے قرض لینا پڑتا ہے ہماری جماعت پہلے ہی مالی لحاظ سے کمزور ہے۔ اس لئے انہیں اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کسی کے پاس بہت روپیہ ہو۔ تو وہ جتنا چاہے خرچ کرے۔ لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں۔ وہ قرض لے کر خوشی کو غمی میں تبدیل نہ کرے۔ ناک رکھنے کے لئے روپیہ خرچ کرنا اسراف میں داخل ہے اور اس طرح انسان کے سارے اعضا کٹ جاتے ہیں۔ بھلا جس کے ہاتھ کٹ جائیں۔ پاؤں کٹ جائیں اور بدن کٹ جائے اس کی ناک کس کام آئے گی۔ پہلے ہی ہماری جماعت مالی لحاظ سے کمزور ہے۔ پھر ان رسومات کو جاری کر کے افلاس اور غربت میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔ خوشی وہ ہے۔ جو انجام کار خوشی ہو۔ جو لوگ مقروض ہو کر غلامانہ حالت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے اور وہ لڑکی کب خوش ہوگی۔ جو مقروض خاوند کے گھر جائے گی۔

اولی الامر منکم سے مراد

ایک دوست نے جو سرحد کے رہنے والے ہیں۔ عرض کیا۔

خدا کا حکم ہے کہ اولی الامر منکم یعنی خدا رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اس جگہ اولی الامر سے کیا مراد ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک اولی الامر سے مراد حاکم وقت ہے۔ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔

پھر فرمایا: اولی الامر کی حد بندی کرنا درست نہیں جس جگہ بھی کسی کو امر حاصل ہو۔ وہ اس مقام کے لحاظ سے اولی الامر کہلا سکتا ہے۔ گھر میں باپ کو امر حاصل ہوتا ہے۔ مدرسہ میں استاد کو۔ دفتر میں افسر کو اور قضاء میں مفتی کو۔ پس اپنے اپنے دائرہ میں ان میں سے ہر ایک کو ہم اولی الامر کہہ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ معمار اور ترکھان بھی اپنے اپنے فن میں اولی الامر ہوتے ہیں۔ اگر ایک کام کے متعلق واقف کار مستری کہے۔ کہ اسے یوں کرنا چاہئے اور ایک ناواقف کہے۔ کہ نہیں۔ اسے یوں کرو۔ تو ایسے موقعوں پر واقف مستری کی بات ہی ماننی چاہئے۔ اگر نہ مانی جائے۔ تو نقصان اٹھانا پڑتا ہے غرض اپنی اپنی جگہ ہر وہ شخص اولی الامر ہوتا ہے جسے کسی چیز پر اقتدار حاصل ہو۔

الزام زنا میں شہادت

ایک صاحب نے الزام زنا کے متعلق شہادت اور اس کے اثرات وغیرہ کے متعلق استفسار کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

دنیا کی سزا اصل میں فتنہ کو روکنے کے لئے ہے۔ وگرنہ اصل سزا مالک یوم الدین کا کام ہے (دین حق) نے دنیا میں سزا صرف اس لئے رکھی ہے۔ کہ فتنہ کا سدباب ہو جائے اور جس جگہ فتنہ مکمل نہ ہو۔ وہاں سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔ اگر الزام زنا میں چار گواہ شہادت دے دیں۔ تو خواہ ملزم بے گناہ ہی ہو۔ اسے سزا دے دی جائے گی۔ کئی مقدمات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ مجرم سمجھ کر سزا دے دیتا ہے اور سزا دہی کے لئے شہادت بھی کافی ہوتی ہے۔ مگر حقیقت میں سزا پانے والا بے گناہ ہوتا ہے۔ بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں ایک شاہد ہی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً میں جا رہا ہوں اور میں نے دیکھا کہ زید بکر کو مار رہا ہے۔ پس اس کے لئے چار شاہدوں کی ضرورت نہیں میں بحیثیت مجسٹریٹ خود اپنی شہادت پر ہی اسے سزا دے سکتا ہوں دراصل وہ جرائم جن میں چار گواہوں کی شہادت (دین حق) میں قرار دی گئی ہے۔ وہ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے جرائم ہیں اور ایسے جرائم میں گواہوں کو مجسٹریٹ خود نہیں بلا سکتا۔ جب تک وہ خود بطور مدعی پیش نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہم فلاں بات کے گواہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ فلاں شخص پر مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن مقدمہ شروع ہونے کے بعد اگر ان میں سے ایک بھی الزام لگانے سے انکار کر جائے۔ تو باقی تین کو سزا ملے گی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر پہلا ہی گواہ مکر جائے تو باقی اس بات کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اپنی شہادت بند کر دیں اور کہہ دیں۔ کہ ہم اب شہادت دینا نہیں چاہتے لیکن اگر پہلے وہ الزام زنا میں شہادت دے چکے ہوں اور چوتھا مکر جائے۔ تو شہادت دینے والوں کو سزا دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسی طرح ہوا تھا۔ کہ تین گواہوں کے بعد جب چوتھے کی باری آئی۔ تو اس کی شہادت مشتبہ پائی گئی۔ اس پر شہادت دینے والوں کو سزا دی گئی۔ دراصل شریعت کا منشا یہ ہے کہ ایسی باتوں کی اشاعت نہ کی جائے۔

عرض کیا گیا کہ آیا قاضی کو کوئی بات بتانا بھی قذف کا مستحق بناتا ہے۔ یا صرف لوگوں میں اشاعت کرنا۔

فرمایا۔ رپورٹ کرنا اور چیز ہے۔ اس کے ماتحت دوسرا مجرم نہیں قرار پا سکتا۔ مگر مقدمہ کے طور پر اگر معاملہ لے جایا جائے اور پھر چار عینی گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کیا جائے۔ تو یہ جرم ہے اور شریعت نے اس کی سزا رکھی ہے۔

عرض کیا گیا کہ کیا ایسی شہادت کو دوسروں سے مخفی رکھنے کا حکم ہے؟

فرمایا: مجھے تو کوئی ایسا حکم نہیں ہے۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے واقعہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو سننے کی اجازت ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر حضرت علیؓ کی موجودگی بھی ثابت ہے چنانچہ آتا ہے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ چونکہ تینوں گواہ صحابی ہیں۔ اس لئے انہیں سزا نہ دی جائے۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتویٰ پر ضرور عمل کروں گا۔ بات یہ تھی کہ پہلے تین گواہوں نے تو الزام کی تائید میں گواہی دی۔ مگر چوتھے نے کہا کہ میں نے یہ واقعہ دیکھا تو ہے۔ مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کوئی غیر عورت تھی۔ یا اس کی اپنی بیوی تھی۔ اس شہادت نے پہلے تینوں گواہوں کو سزا کا مستحق بنا دیا۔

دنیا کی عمر

ایک صاحب نے عرض کیا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ دنیا کی عمر صرف چھ ہزار برس ہے کیا یہ درست قول ہے

فرمایا: یہ عمر تو صرف موجودہ دور کی بیان کی جاتی ہے۔ ساری دنیا کی عمر تو نہیں۔ اس وقت تک ہزاروں آدم گزر چکے ہیں اگر ہر آدم کا دور چھ ہزار برس ہی تسلیم کر لیا جائے تب بھی دنیا کی تخلیق پر کئی لاکھ برس گزر چکے ہیں۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے لکھا ہے۔ انہیں کشفاً بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک 46 ہزار آدم گزر چکے ہیں۔ اس حساب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی پیدائش پر لاکھوں برس گزر چکے ہیں۔ پس یہ قطعاً صحیح نہیں کہ صرف چھ ہزار برس سے اس دنیا کی ابتداء ہوئی اور اس سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ آثار قدیمہ کے محققین نے پندرہ، پندرہ ہزار برس پہلے کے نشانات نکالے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خیال کہ دنیا کی عمر کل چھ ہزار برس ہے۔ صحیح نہیں

(الفضل 16 جون 1931ء)

بچوں کو قرآن پڑھانا

بچوں کی ابتدائی تعلیم کے طریق پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم تو اپنے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور پھر قرآن کریم پڑھا کر سکول میں داخل کراتے ہیں۔ اس قاعدہ سے بچہ تھوڑے عرصہ میں بخوبی قرآن پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ قواعد کے مطابق پڑھایا جائے۔ مگر نقص یہ ہے کہ بعض پڑھانے والے خود بھی قواعد نہیں پڑھتے۔ اس لئے اس کے فوائد سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ان قواعد کے مطابق پڑھایا جائے۔ تو 7-8 ماہ میں بچہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔

بیت اقصیٰ کی وسعت

نماز جمعہ میں نمازیوں کی کثرت اور جگہ کی قلت کے سلسلہ میں فرمایا۔ یہ حالت اس سال کے رمضان سے یک لخت شروع ہوگئی ہے۔ بیت کے اردگرد کے مکانات خرید لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ عورتوں والا حصہ بھی مردوں کے لئے ہو جائے اور بیت کو آگے بڑھا کر عورتوں کے لئے جگہ بنا دی جائے مگر بیت اتنی وسیع ہو جائے گی کہ آواز نہ پہنچ سکے گی اور لاؤڈ سپیکر لگانا پڑے گا۔ اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ عورتیں شور نہ کریں گی اور خاموشی سے سنا کریں گی جب انہیں خطبہ کی آواز نہیں پہنچتی۔ تو آپس میں باتیں کرنے لگ جاتی ہیں اس وسعت کے بعد میرے خیال میں ہندوستان میں چند ایک بیوت ہی اس سے بڑی رہ جائیں گی۔ اگر خدا نے چاہا تو کسی وقت بازار کا حصہ بھی بیت میں شامل کرنا پڑے گا۔ مینارہ کے چبوترہ کو بڑھا کر بنیادوں کو مستحکم کرنے کے بعد اسے اور بلند کرنے کے متعلق بھی میں سوچ رہا ہوں۔

الفضل کے متعلق گفتگو

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ مدیران انقلاب مولانا غلام رسول صاحب مہر اور مولانا عبدالمجید صاحب سالک نے اخبار الفضل کے کام کی تعریف کی اور کہا۔ اس میں حالات حاضرہ اور (مومنوں) کی ضروریات کے مطابق بروقت اور موزوں مضامین شائع ہوتے ہیں اور کوئی امر جس پر لکھنے کی ضرورت ہو رہ نہیں جاتا۔ جماعت احمدیہ کو سرمایہ کی مشکلات بھی نہیں۔ پھر الفضل کو روزانہ کیوں نہیں کر دیا جاتا۔ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ ضروری سامان اور اسباب میسر نہ ہونے کی وجہ سے قادیان سے روزانہ اخبار چل نہیں سکتا۔ تو انہوں نے کہا۔ اسے پھر لاہور لے آنا چاہئے۔ کہا گیا قادیان میں جو کام الفضل کر رہا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت ہے۔ لاہور میں یہ راہنمائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے متعلق انہوں نے کہا۔ پریس ٹیلیگرام کے ذریعہ روزانہ ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

حضور نے یہ ساری گفتگو سن کر فرمایا۔ الفضل تو ہمارا مذہبی اخبار ہے۔ مجبوراً اس سے سیاسی کام لیا جاتا ہے۔ اسے کسی صورت میں بھی مرکز سے باہر نہیں لے جایا جا سکتا۔ ہاں (مومنوں) کا پریس چونکہ بہت کمزور ہے۔ اس لئے لاہور سے ایک روزانہ اخبار جاری کرانے کا سوال میرے زیر غور ہے۔

اقتصادی قابلیت کی ضرورت

فرمایا۔ دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی وجہ سے ہماری جماعت مال و دولت کو نہایت لاپرواہی سے دیکھنے کی عادی ہوگئی ہے۔ پس انداز کرنے کا مادہ بہت کم ہوگیا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ روپیہ پیسہ کو ہاتھ کی میل سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اندر اقتصادی قابلیت بہت کم ہے اوراس وجہ سے تاجر بھی جماعت میں بہت کم ہیں اور جو تجارت شروع کرتے ہیں۔ ان کو عموماً گھاٹا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لاپرواہی سے خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں سوچنا چاہئے کہ جب دین کے لئے قربانی کا سوال ہو۔ تو بے شک روپیہ پیسہ ایک حقیر چیز اور ہاتھ کی میل ہے۔ مگر دنیوی لحاظ سے اہم شے ہے۔ خدا کے لئے مالی قربانی کرنے کا یہ حال ہے کہ ایک صاحب یہاں رہتے ہیں جو میرے استاد بھی ہیں۔ ان کے متعلق میر محمد اسمٰعیل صاحب نے سنایا۔ وہ ایک دن بہت افسردہ خاطر بیٹھے تھے۔ دریافت کیا گیا کہ کیا وجہ ہے۔ تو کہنے لگے میرا دو آنہ کا نقصان ہوگیا۔ پوچھا گیا کس طرح کیا گم ہو گئے۔ تو کہنے لگے۔ اگر گم ہو جاتے تو صبر کرتا پھر کہا گیا۔ کیا صدقہ کر دیا کہنے لگے۔ اگر صدقہ کر دیتا تو خوش ہوتا۔ نہ کہ ملول بات یہ ہے کہ رات مطالعہ کے لئے نہ اٹھ سکا اس لئے میں نے اپنے آپ پر دو آنہ جرمانہ کرکے اس کی جلیبیاں کھالی ہیں یہ بخل کی انتہائی مثال ہے کہ اپنی جان پر بھی خرچ کرنے سے طبیعت پر بوجھ ہو مگر خدا کی راہ میں خرچ ہو جانے پر انہوں نے بھی خوشی محسوس کرنے کا اظہار کیا۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دینی قربانی کا مادہ ان لوگوں میں بھی کس قدر ہے۔ جو اپنی جان پر کچھ خرچ کرنا بھی بوجھ سمجھتے ہیں۔ مگر انسان کا کمال یہ ہے کہ سارے پہلو محفوظ کرے۔ دنیاوی طور پر بھی مال کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے۔ یہ مطلب نہیں کہ مذکورہ بالا مثال کے مطابق عمل کیا جائے۔ یہ تو صرف دینی قربانی کا جوش ظاہر کرنے کے لئے بیان کی ہے۔ تاہم دنیوی مصارف سوچ سمجھ کر کرنے چاہئیں اور مال کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے۔ حکیم فضل الدین صاحب مرحوم دین کے لئے بہت قربانیاں کرنے والے تھے۔ میرا خیال ہے۔ حضرت مسیح موعود کی مالی امداد کے لحاظ سے خلیفہ اول کے بعد انہیں کا نمبر ہے مگر میں نے انہیں ایک ایک پیسے پر جھگڑا کرتے دیکھا ہے اور ایک دفعہ اپنے بھتیجے پر اس لئے سخت ناراض ہوئے کہ اس نے قمیص زیادہ لمبی بنالی تھی۔ انہوں نے کہا یہ اسراف ہے۔ بیرونی ممالک کے ذکر پر فرمایا۔ میری بڑی خواہش ہے۔ کہ کوئی جزیرہ خالص احمدیوں کا ہو خواہ وہ دس گز کا کیوں نہ ہو اور چند گھروں پر مشتمل ہی ہو۔ تا اس کی طرف ہم اشارہ کرکے کہہ سکیں کہ یہ ملک احمدی ہے۔

چور کی سزا

سوال:۔ شریعت نے چور کی جو یہ سزا تجویز کی ہے کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں۔ یہ ہر چور کی سزا ہے۔ یا مشہور اور نامی چور کی۔

جواب:۔ میرا یہی خیال ہے۔ یہ سزا عادی چور کے متعلق ہے۔ یعنی ایسے چور کے لئے جس پر سارق کا لفظ عرف عام میں استعمال کیا جاسکے۔

سوال:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چور کی تو یہ سزا رکھی گئی ہے کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں۔ مگر خائن کو ایسی سزا نہیں دی گئی حالانکہ بعض اوقات خائن چور سے بھی زیادہ نقصان پہنچا دیتا ہے۔

جواب:۔ یہ اس لئے کہ خائن کے متعلق ہمارا اپنا اختیار ہوتا ہے چاہے ہم اس کے پاس اپنا مال امانتاً رکھیں چاہے نہ رکھیں اور جب ایک دفعہ کسی شخص کی خیانت لوگوں پر واضح ہو جائے۔ تو ناممکن ہے کہ کوئی دوسرا اس کے پاس پھر مال بطور امانت رکھے۔ لیکن چور کے متعلق ہمارا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ وہ بغیر ہمارے علم کے آتا اور مال چرا کر لے جاتا ہے پس اس وجہ سے خائن کے لئے وہ سزا تجویز نہیں کی گئی جو چور کے لئے رکھی گئی ہے کیونکہ چور پر ہمارا اپنا اختیار نہیں ہوتا۔ انسان بے بس ہوتا ہے اور لاعلمی میں اس کا مال چرا لیا جاتا ہے۔ لیکن خائن کے متعلق دنیا کو علم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ امین نہیں۔ اس لئے جب یہ علم ہو جاتا ہے تو کوئی شخص اس کے پاس امانت رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر رکھے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوگا۔ پس چونکہ ان دونوں میں فرق ہے اس لئے سزا بھی علیحدہ علیحدہ رکھی گئی۔

قیامت کب ہوگی؟

سوال:۔ شریعت نے قیامت کے متعلق اس طرح کا کچھ انکشاف کیا ہے۔ یا نہیں۔ کہ وہ کتنے عرصہ کے بعد ہوگی؟

جواب:۔ حضرت مسیح موعود نے سات ہزار سال کا ایک دور قرار دیا ہے اس کے بعد ایک قیامت آجاتی ہے لیکن اس قیامت سے مراد تغیر عظیم ہے یعنی اتنے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا فرماتا ہے اس قیامت میں زمین و آسمان کا قیام ویسے ہی رہتا ہے جیسے اب ہے صرف ایک دور دوسرے دور میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مگر وہ قیامت جسے قیامت کبریٰ کہا جاتا ہے اسے سارے انبیاء قریب کہتے چلے آئے ہیں۔ ممکن ہے وہ اب ہزار سال کے بعد آجائے اور ممکن ہے۔ اس میں ابھی کافی عرصہ ہو۔

(الفضل 30 مارچ 1931)

تبرکات .... حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

متقیانہ افعال و اعمال کے چند نمونے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دوران سفر میں ایک ایسی جگہ فروکش ہوئے جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں حضور شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا۔ ایک مشک والا ہرن ہانکے سے نکلا اور بالکل سامنے آ کر کھڑا ہوگیا۔ رائفل حضور کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اور نالی شکار کی طرف ہمراہی بے قرار تھے کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے کیوں نہیں فائر کیا جاتا۔ حضور نے یکدم رائفل نیچے کر دی۔ وہ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس کا خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس پہ فائر کرنا جائز نہ تھا گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے کیسا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے عمدہ شکار کو نہیں چھوڑا کرتے اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں تو بس شکار ہو چکا۔ مگر ان بچاروں کو معلوم نہ تھا کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقویٰ ہو چکا۔

میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ نوے کے قریب کھوٹے روپے جمع ہوگئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابل فروخت تھا اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھینکوا دیئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیج دیئے اور لے جانے والے سے کہہ دیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کرکے انہیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا تاکہ پھر بطور سکہ کے نہ چلائے جاسکیں سنار نے بات مان کر ان کو خرید لیا اور مقررہ قیمت ادا کر دی لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام میں ان کو ثابت ہی بیچ لوں گا مگر انہوں نے نہ مانا آخر واپس لے لئے گئے اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا کہ ان کی قیمت اتنی کم کر دو۔ یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا حالانکہ عام لوگ اول تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کرکے چلا دیتے ہیں اگر یہ نہ ہوسکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں کہ آگے وہ اسے چلالیں اور بعض ظالم تو جیب میں یا دوکان میں ایسے کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آجاتا ہے تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے فوراً اپنا خراب روپیہ اسے دے کر کہتے ہیں کہ بھائی صاحب یہ آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں اسے بدل دیجئے۔ غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں ایک ان میں سے (نعوذ باللہ) خدا کو اندھا سمجھتا ہے اور دوسرا اسے بینا یقین کرتا ہے پس کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اس کی ذات سے کوئی روحانی فیضان حاصل کر سکتا ہے؟

ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مہر لگانا یا تو ڈاک خانہ والا ہی بھول گیا یا لگائی تو کوئی نقش مہر کا نمودار نہ ہوا غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا اس شخص کے لڑکے نے وہ ٹکٹ اتار کر اس سے کہا کہ ابا جان یہ دیکھئے ٹکٹ پھر استعمال ہوسکتا ہے اس نے لڑکے سے ٹکٹ لے کر پھاڑ کر پھینک دیا کہ اب ہمارے لئے اس ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے کوئی غیر متقی ہوتا تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔

ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے راستہ میں ان کے ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں تھے انہوں نے ان کو بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے پھر اپنے ڈبہ میں آگئے سفر ختم ہوا اور وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے گھر آ کر اور حساب کرکے انہوں نے وہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا ایجنٹ این ڈبلیو آر کے نام بھیج دی اور لکھ دیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے میں نے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا یہ اس کا کرایہ ارسال ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کو 25 سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تلوائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت سٹیشن ماسٹر کے یا پلیٹ فارم کے ٹکٹ خریدنے کے سوا چالاکی سے اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کی دوسری طرف سے باہر نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ناظرین کے لئے یہ صرف چند نمونے بیان کئے گئے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقویٰ اور غیر تقویٰ کی بحث آپڑتی ہے اور انسان کو اپنے ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے تب ایسا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے۔ اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی تقویٰ کا مقصد ہے۔

(روزنامہ الفضل 19 جون 1961ء)

مکرم مخدوم واجد حبیب صاحب

سب سے پہلے ایمان لانے والی اور ام المومنین

حضرت خدیجة الکبریٰ رضی

حضرت خدیجہؓ جن کو نہ صرف حضرت رسول اکرم ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ سب سے پہلی مسلمان عورت ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ کیونکہ جب آنحضرتؐ پہلی وحی کے بعد گھر تشریف لانے پر خشیت الٰہی سے کپکپا رہے تھے تو حضرت خدیجہؓ نے چادر اوڑھا کر نہ صرف معاونت فرمائی بلکہ یہ کہہ کر کہ ’’آپ صادق و امین ہیں صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا آپؐ کی تصدیق کی۔‘‘

حضرت خدیجہؓ جن کی کنیت ام ھند اور لقب طاہرہ تھا۔ فاطمہ بنت زائدہ اور تاجر خویلد بن اسد کی بیٹی تھیں۔ آپ کے پڑدادا قصی بن کلاب تھے جو رسول اللہؐ کے بھی جد امجد تھے۔ آپؓ کی پیدائش 555ء میں ہوئی۔ آپؓ بچپن سے ہی نہایت پاکیزہ اور بلند کردار کی مالک تھیں۔ اسی وجہ سے طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ کا پہلا نکاح ابو ہالہ بن نباش تمیمی سے ہوا۔ جس سے آپ کے بیٹے ہالہ اور ہند تولد ہوئے۔ ابو ہالہ کے انتقال کے بعد آپؓ کی دوسری شادی عتیق سے ہوئی جو کچھ عرصہ بعد وفات پا گئے۔ پھر آپؓ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا۔ رسول اللہؐ کی زوجیت میں آنے سے قبل اپنی بیوگی کے ایام خلوت گزینی میں گزارتی تھیں ان کے والد ضعف پیری کی وجہ سے اپنی وسیع تجارت کے انتظام سے قاصر تھے۔ ان کی اولاد نرینہ بھی نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے تجارت کا کام اپنی ذہین اور اعلیٰ منتظم بیٹی خدیجہ کے سپرد کر دیا۔ جلد ہی بعد والد کے انتقال پر حضرت خدیجہؓ نے تمام کاروبار کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا اور حسن انتظام اور دیانتداری سے کاروبار کو اتنی ترقی دی کہ آپ کا کاروبار شام سے یمن تک پھیل گیا۔ اگرچہ آپ نے تجارت کے لئے کئی اہلکار ملازم رکھے ہوئے تھے۔ پھر بھی حضرت خدیجہ کو ایسے رفیق کار کی تلاش تھی جو نہ صرف ذہین اور دیانتدار ہو بلکہ کاروباری صلاحیتوں کا مالک ہو جو کہ کاروبار کو اچھی طرح کنٹرول کر سکے۔ اس دور میں حضرت محمد ﷺ کے پاکیزہ اخلاق اور صادق و امین جیسی صفات کا گھر گھر چرچا تھا۔ اس پاکیزہ اور بلند ہستی کی شہرت خدیجہ تک بھی پہنچی جس کو اپنی تجارت کی نگرانی کے لئے ایسے ہی ہمہ صفت انسان کی تلاش تھی۔ چنانچہ آپ نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کو پیغام دے کر سامان تجارت لے کر بیرون ملک فروخت کرآنے کی درخواست کی۔ جو آپؐ نے نہ صرف منظور فرمائی بلکہ نہایت محنت حسن اخلاق دیانتداری اور حسن انتظام سے کام لے کر مال تجارت کو نہایت زیادہ منافع سے فروخت کر کے حضرت خدیجہ کا دل موہ لیا۔ بصرہ کے اس تجارتی سفر کے دوران حضرت خدیجہ کا غلام میسرہ بھی آنحضورؐ کے ہمراہ تھا۔ جس نے واپسی پر تفصیلات سفر کے علاوہ آپؐ کے اخلاق کریمانہ و اوصاف حمیدہ کی بے حد تعریف کی۔ جس سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی و خادمہ نفیسہ کی معرفت آپؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ جس کو نبی کریمؐ نے قبول فرمایا۔

اس وقت دونوں یتیم تھے۔ لیکن خدیجہ مالدار اور حضرت محمدؐ غریب تھے حضرت خدیجہؓ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ دونوں کے سرپرست ان کے چچا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ کے سرپرست یعنی چچا عمرو بن اسد کی رضامندی سے رسول کریمؐ کے چچا حضرت ابو طالب نے آپؐ کا نکاح 500 درھم طلائی حق مہر پر حضرت خدیجہ کے مکان پر پڑھا۔ اس وقت رسول اللہؐ 25 سالہ نوجوان جبکہ حضرت خدیجہ 40 سالہ بیوہ تھیں۔ ارباب سیر کہتے ہیں۔ حضرت خدیجہ نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ ’’آفتاب ان کے گھر پر اترا ہے۔ وہاں سے نور پھیل رہا ہے۔ حتیٰ کہ مکہ کا ہر گھر نور سے بھر گیا اور اس نور سے تمام مکہ چمک اٹھا۔ چنانچہ آپؓ کا خواب پورا ہو گیا۔

حضرت خدیجہ نے شادی کے بعد وفا اور اطاعت خاوند کا وہ نمونہ دکھایا کہ زوجیت کا مکمل حق ادا کر دیا۔ انہوں نے نبوت سے پہلے ہی اپنے خاوند کی اطاعت اور وفا شعاری کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے تمام مال و اسباب جائیداد اور غلام بلکہ تن من دھن نبی کریم ﷺ کے قدموں میں ڈال دیئے۔ اس طرح سے خدیجہ نے نبی کریم ﷺ کو فکر معاش سے مکمل طور پر آزاد کر دیا۔ تاکہ آپ گھر سے دور دراز پہاڑ کی چوٹی پر واقع غار حرا میں جا کر مکمل یکسوئی اور مکمل سکون قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہ سکیں۔ حتیٰ کہ ایک دن جبرائیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچایا۔ اس طرح آپؐ پر وہ بار ڈال دیا گیا جو ’’اگر پہاڑوں پر ڈالا جاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتے‘‘ اس لئے محمد مصطفیٰؐ اس بار عظیم سے لبریز ہو کر کپکپانے لگے۔ آپؐ گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ محترمہ کو چادر اوڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ نے تعمیل ارشاد فرمائی۔ رسول اللہؐ نے جب جبرائیل کی طرف سے وحی لانے کا واقعہ بیان فرمایا تو اس عظیم خاتون نے ذرہ بھر بھی حیل و حجت نہ کی فوراً تصدیق کی کہ ’’آپؐ صادق و امین ہیں۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔‘‘ مزید تصدیق کے لئے حضرت خدیجہؓ آپ کو اس زمانے کے الہامی کتابوں کے بڑے عالم ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو واقعہ سنتے ہی بول اٹھے۔ ’’یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا۔ اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب قوم آپؐ کو وطن سے نکال دے گی‘‘ حضرت خدیجہ کو یقین کامل ہو گیا کہ آپؐ منصب رسالت پر فائز ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آپ رسول اللہ پر بلا تامل ایمان لا کر اول المسلمین ہوئیں۔ جبکہ حضرت علیؓ اور حضرت ابو بکرؓ صدیق بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ایمان لائے۔ حضرت خدیجہ نے نہ صرف آپؐ کی نبوت کی تصدیق کی بلکہ آنحضورؐ کی مالی اعانت بھی کی۔ آپؐ کی خواہش کے مطابق اپنا تمام مال و زر راہ خدا میں صرف کر دیا اور آنحضورؐ کے ہمراہ ہر قسم کی مشکلات اور روح فرسا مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مشرکین آپؐ کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے اور استہزاء اور دلخراش باتوں سے آپؐ کو تکلیف پہنچاتے تو حضرت خدیجہؓ غمگساری کرتیں اور دلجوئی کرتے ہوئے عرض کرتیں ’’آپ رنجیدہ نہ ہوں بھلا کوئی ایسا رسول بھی گزرا ہے جس کو لوگوں نے تکلیف نہ دی ہو اور تمسخر نہ کیا ہو یا جسے جھٹلایا نہ گیا ہو۔ اس طرح سے آنحضورؐ کا غم اپنی رفیقہ حیات کی باتوں سے ہلکا ہو جاتا۔

جب نماز فرض ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نماز میں شریک ہوتیں۔ عفیف کندی کا بیان ہے کہ ’’ایک دفعہ میں زمانہ جاہلیت میں کچھ سامان خریدنے مکہ آیا اور عباس بن عبدالمطلب کے ہاں ٹھہرا۔ دوسرے دن صبح کے وقت عباس کے ہمراہ بازار کی طرف چلا جب کعبہ کے پاس پہنچے تو میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان آیا اور اپنا سر آسمان کی طرف اور منہ کعبہ کی طرف کر کے کھڑا ہو گیا پھر ایک عورت آئی جو پیچھے کھڑی ہو گئی پھر ایک نوخیز لڑکا آیا جو اس نوجوان کے ایک جانب کھڑا ہو گیا عباس نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ میں نے کہا ’’نہیں‘‘ تو عباس نے بتایا کہ یہ نوجوان اور نوخیز لڑکا دونوں میرے بھتیجے ہیں۔ یعنی نوجوان محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب اور نوخیز لڑکا علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب ہیں۔ جبکہ عورت میرے بھتیجے محمدؐ کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میرے بھتیجے کا دعویٰ ہے کہ اس کا دین الہامی ہے۔ لیکن اس وقت ان تین کے علاوہ کوئی اور اس کو ماننے والا نہیں ہے۔ عباس کی باتیں سن کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اے کاش چوتھا نمازی میں ہوتا‘‘ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے کیسے نامساعد حالات میں آنحضورؐ کا ساتھ دیا۔ پھر بعثت کے سات سال بعد مشرکین قریش نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ تو حضرت خدیجہ بھی اس ابتلا میں آنحضورؐ کے ساتھ برابر شریک رہیں اور کبھی شکوہ کا کوئی کلمہ لب پر نہ لائیں۔ بلکہ تین سال تک یہ روح فرسا آلام و مصائب بڑے صبر و حوصلے کے ساتھ جھیلتی رہیں سن 10 نبوی میں یہ ظالمانہ محاصرہ ختم ہوا تو اس کے جلد ہی بعد 25 سالہ رفاقت تمام ہوئی 11 رمضان 10 نبوی کو حضرت خدیجہ نے داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ آنحضورؐ کو ان کی وفات سے بے پناہ صدمہ ہوا۔ کیونکہ رسول کریمؐ اپنی زوجہ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ اسی لئے آپ کی وفات کے سال کو آنحضرتؐ نے ’’عام الحزن‘‘ یعنی غم کا سال قرار فرمایا۔ آنحضورؐ نے جب تک حضرت خدیجہ زندہ رہیں دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ حضرت خدیجہ وہ واحد زوجہ تھیں جن کے بطن سے وہ اولاد ہوئی جو زندہ رہی۔ حضرت خدیجہ جہاں اولاد کی پرورش اور تربیت کا فریضہ بخوبی انجام دیتی تھیں وہاں تمام امور خانہ داری بھی نہایت سلیقہ سے نبھاتی تھیں اور باوجود تمول و ثروت کے آنحضورؐ کی خدمت بذات خود سرانجام دینے کو عین راحت سمجھتیں اور آنحضورؐ کو ہر طرح سے آرام اور راحت کا سامان کرتیں۔ حضرت رسول کریمؐ کو حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد بھی ان سے اتنی محبت تھی کہ آپؐ جب کوئی قربانی کرتے تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھجواتے اور بعد میں کسی اور کو دیتے۔ حضرت خدیجہ کا کوئی رشتہ دار بھی جب آنحضورؐ کے پاس آتا تو آپؐ اس کی بے حد خاطر و مدارت فرماتے۔ آپؐ اکثر دوسری بیویوں کے سامنے بھی زوجہ اول مرحومہ کی بے حد تعریف و توصیف فرمایا کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ حسب معمول آنحضرتؐ نے حضرت خدیجة الکبریٰ کی تعریف کرنی شروع کی تو مجھے رشک آیا میں نے کہا ’’یا رسول اللہ وہ ایک بڑھیا بیوہ عورت تھیں۔ خدا نے ان کے بعد آپ کو اس سے بہتر بیوی عطا کی ہے‘‘ یہ سن کر آنحضورؐ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا اور رحمة للعالمینؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے خدیجہ سے اچھی بیوی نہیں ملی۔ وہ ایمان لائیں جب سب لوگ کافر تھے۔ اس نے میری تصدیق کی جب سب نے مجھے جھٹلایا۔ اس نے اپنا زر مال مجھ پر قربان کر دیا جب دوسروں نے مجھے محروم کر دیا اور اللہ نے مجھے اس کے بطن سے اولاد عطا فرمائی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں یہ سن کر ڈر گئی اور عہد کر لیا کہ آئندہ آنحضورؐ کے سامنے کبھی خدیجہ کو ایسا ویسا نہ کہوں گی۔

حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آنحضورؐ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ دو صاحبزادے تو کم عمری میں ہی انتقال کر گئے۔ صاحبزادیوں میں سے دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنیؓ سے بیاہی گئیں اور سب سے چھوٹی بیٹی جو آنحضورؐ کو سب سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علیؓ سے بیاہی گئیں اور خاتون جنت کہلائی گئیں۔

اللہ تعالیٰ ہر خاتون کو حضرت خدیجہؓ کے نقش قدم پر چل کر اطاعت خاوند اور دین حق کے لئے قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

ق-ن

میری دادی جان محترمہ نواب بیگم صاحبہ

آپ کا نام مریم نواب بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ خدا بخش صاحب وزیرآبادی تھا دادا جان شیخ فضل حق صاحب ابن مکرم شیخ عبدالحق صاحب گجرات جو کہ گارڈ آف سہارنپور کے نام سے جانے جاتے تھے۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ دادی جان کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ کی بڑی بہن اقبال بیگم صاحبہ کی بیٹی حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب جو کہ محترم جنرل محمودالحسن صاحب ایمن آباد کی والدہ تھیں ان کو احمدیت کی طرف مائل کرنے میں دادا جان کا بھی بہت ہاتھ تھا کیونکہ وہ انہیں بذریعہ خط و کتابت ہر وقت دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔

آپ کی اولاد دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹا اعجازالحق اڑھائی سال کی عمر میں وفات پا گیا تھا۔ بڑی بیٹی فاطمہ صغریٰ صاحبہ جو بہاولنگر سے آ کر ربوہ (دادا جان کی وفات کے بعد) رہائش پذیر ہوئیں اور لجنہ کے شعبہ نمائش میں بہت کام کیا۔ آپ کے بیٹے شیخ ضیاءالحق صاحب (جو کہ میرے والد تھے) کراچی پی ڈبلیو ڈی میں انجینئر تھے۔ پھر گمبٹ ٹیکسٹائل مل میں چیف انجینئر کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ ملازمت کے سلسلہ میں جہاں جہاں رہے جماعتی عہدوں پر کام کیا۔ 1951ء سے 1953ء تک جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے صدر رہے۔ چھوٹی بیٹی مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ جو اپنی شاعری سے جانی جاتی ہیں۔ جہاں جہاں رہیں خاص طور پر دہلی۔ قادیان، سہارنپور، کراچی، لاہور اور ربوہ مختلف عہدوں پر کام کیا۔ ایک معروف اور فعال کارکن ہیں۔

دادی جان دادا جان کے ساتھ ملازمت کے دوران زیادہ تر یوپی میں رہیں۔ سہارنپور اور دہلی سے جب بھی قادیان آتیں۔ تو حضرت اماں جان اور حضرت ام ناصر کے لئے آم، پان اور چھالیہ کا تحفہ ضرور لاتیں۔ دادی جان بتایا کرتی تھیں کہ جب میں نے دارالبرکات میں اپنا گھر بنایا۔ جو چھوٹی پھوپھی احمدی بیگم صاحبہ کی شادی کے بعد سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی نے انہیں سستا بیچ دیا اور پھر دارالرحمت میں رہائش اختیار کی۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک شروع کی تھی کہ عورتیں گھروں میں تختیاں لکھا کریں۔ تاکہ کم سے کم انہیں کچھ لکھنا پڑھنا آ جائے اور اپنا نام لکھنے کے قابل ہو جائیں۔ چنانچہ آپ کے گھر بھی کچھ عورتیں تختی لکھنے آتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت اماں جان نے ملاقات پر پوچھا کہ نواب بیگم آپ کی تختی کلاس کہاں تک پہنچی۔ بتانے پر کہ اب کئی عورتیں اپنے نام لکھ لیتی ہیں۔ تو حضرت اماں جان نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت وابستگی تھی۔ اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان کے پاس خاص طور پر دعا کے لئے جاتی رہتی تھیں اور باقی خاندان مسیح موعود کے گھر بھی بغرض ملاقات جایا کرتی تھیں۔ حضرت ام ناصر صاحبہ اور حضرت ام وسیم صاحبہ سے خاصی بے تکلفی تھی۔

1958ء میں جب ہم کراچی سے مستقل سکونت کے لئے ربوہ آ گئے تو پھر دادی جان کا معمول تھا کہ خاندان مسیح موعود کے گھر ملاقات کے لئے ضرور جاتی تھیں اور ہم سب کو بھی باری باری لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتیں۔ دادی جان خاندان حضرت مسیح موعود کی بعض مستورات سے ملنے کے لئے مجھے ساتھ لے کر گئیں (اکثر خیر آپا کو اور مجھے ساتھ لے جاتی تھیں)۔ پہلے ام ناصر صاحبہ کے گھر گئیں اور پھر ام وسیم صاحبہ کے۔ ام ناصر بہت خوش ہوئیں اور چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ میں چونکہ چائے نہ پیتی تھی۔ مجھے بسکٹ لینے کے لئے کہا میں نے انکار کر دیا۔ دادی جان کو بہت قلق ہوا۔ واپسی پر مجھے سمجھاتی رہیں کہ قمر یہ تو بہت بڑا تبرک تھا۔ اس کو انکار نہیں کرتے یہ خوش قسمتی ہوتی ہے۔

دادی جان نماز کی بہت پابند تھیں اور بچوں کو بھی نماز کی پابندی کی تاکید کرتیں۔ اول تو دادا جان گھر میں نماز باجماعت ہی پڑھایا کرتے۔ تربیت کا رنگ بھی عجیب تھا۔ قرآنی دعائیں بلند آواز سے پڑھتے اور اتنی رقت طاری ہو جاتی کہ آپ کا چہرہ اور ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ دادی جان بھی درثمین اور کلام محمود سے نظمیں بلند آواز سے پڑھتی تھیں اور ہمیں بچپن سے ہی دعائیں اور بہت سی نظمیں یاد ہو گئی تھیں۔ آپ ترنم سے پڑھا کرتیں۔ آپ کی آواز خوبصورت تھی۔ شادی بیاہ کے گانے بھی بڑے شوق سے سنتیں۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ کھانے بھی بہت عمدہ پکاتی تھیں ہاتھ میں بہت لذت تھی۔

آپ بہت منتظم خاتون تھیں۔ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کو ترجیح دیتیں۔ بہت سلیقہ مند تھیں۔ پرانی چیزوں سے نئی بنانے میں کمال رکھتی تھیں۔ سلائی، کڑھائی اور بنائی میں بھی مشاق تھیں۔ ازار بند بھی خود بناتی تھیں۔ خوبصورت چیزوں کو پسند کرتی تھیں اور دوسروں کی چیز دیکھ کر ستائشی کلمات کہتیں اور حوصلہ افزائی کرتیں۔ اصولوں کی بہت پابند تھیں۔ ہر کسی کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتیں۔ خواہ مالی مدد ہو یا کسی اور رنگ میں۔

ہم جب سکول اور کالج میں پڑھتے تھے تو یہ نہ ہوتا کہ ہم صرف پڑھائی میں مصروف ہیں بلکہ ہمیں اپنے پاس بٹھا کر اپنے کام میں شامل کر کے سارے کام سکھائے۔ اگرچہ گھر میں نوکر بھی تھے۔ پھر بھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو اہمیت دیتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ فارغ بیٹھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ بچیوں کو فارغ نہیں رہنے دینا چاہئے ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہئے۔

دین کے لئے بھی بہت غیرت رکھتی تھیں۔ اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر ہوتیں۔ چندے بھی ہمیشہ اول وقت میں دیا کرتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر تحریک جدید میں اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اور اپنی بہو اور بیٹی سے بھی ان کے زیور لے کر چندہ میں دیئے۔ اسی طرح بیت الفضل لندن کے لئے جب چندے کی تحریک ہوئی تو اس کے لئے بھی چندہ دیا۔ چھوٹی پھوپھی جان بتاتی ہیں کہ میں اس وقت چھوٹی تھی اور میں نے بڑے شوق سے بڑی خوبصورت اور بھاری پازیب بنوائی تھی مجھے بہت پسند تھی اماں جی نے وہ میرے سے چندہ میں دلوا دی۔ ابا جی کو جب یہ فکر ہوا کہ کہیں اب واپس لینے کے لئے ضد نہ کرے۔ انہوں نے ہر کسی کے آگے میری تعریف کرنی شروع کر دی کہ ہماری بیٹی نے بھی اپنی پازیب چندہ میں دے دی۔ میں یہ کلمات سن کر پھولی نہ سماتی اور چند دن کے بعد بھول گئی۔

عمدہ لباس کی بھی بہت شوقین تھیں ہمیشہ اچھا اور صاف لباس زیب تن کرتیں۔ رنگوں کے انتخاب میں بھی بہت حساس تھیں۔ ہمیشہ اپنے دوپٹے ہلکے رنگوں میں خود رنگتیں اور دوپٹہ ہمیشہ چن کے لیتی تھیں۔ عید پر چاند دیکھنے کے لئے ضرور کہتیں اور چاند دیکھنے کے بعد گلے لگا کر مبارکباد دیتی تھیں۔ عید پر مہندی، چوڑیاں اور کپڑوں کا اہتمام کرتی تھیں۔ خوشبو کی بھی دلدادہ تھیں۔ موتیا کی خوشبو پسند تھی۔ موتیا کے پھول کانوں میں بھی پہنتی تھیں۔

آپ بہادر تھیں۔ کسی قسم کی پریشانی پر بالکل گھبراتی نہ تھیں۔ بہت صابر تھیں اپنی لمبی اور تکلیف دہ بیماری کا عرصہ نہایت صبر و تحمل سے گزارا۔ کبھی اپنی تکلیف کا اظہار ہائے ہو سے نہ کیا اور بڑے استقلال سے وقت گزارا۔ آپ موصیہ تھیں۔ ستمبر 1962ء میں ربوہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اپنے قرب میں جگہ دے اور ہزار ہزار رحمتیں نازل کرے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

☆......☆......☆

لہسن اور کولیسٹرول

یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے، اس میں ہر بیماری کا علاج جدید ترین مشینوں یا ایسی دواؤں سے ہوتا ہے جن کے اکثر ذیلی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ تاہم جڑی بوٹیوں اور طب ہند اور یونان کی نباتاتی دواؤں کی اہمیت کا بھی احساس بڑھ رہا ہے جو دوسری دواؤں کی طرح موثر ہیں اور ان کی ذیلی اثرات نہیں ہوتے۔ جڑی بوٹی یا نباتی اشیاء میں لہسن بھی شامل ہے جو انتہائی مفید ہے اور صحت پر اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ یہ دافع امراض ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سے خون میں کولیسٹرول کی سطح کم ہوتی ہے اور فشار خون میں کمی آتی ہے۔ اس سے مٹاپا بھی کم ہوتا ہے۔ لہسن سے مچھر دور بھاگتے ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ یہ ایک موثر قدرتی ضد حیوی ہے۔

لہسن کھانوں میں مختلف طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اسے کھمبی (mushroom) اور مرغ کے ساتھ بہت پسند کرتے ہیں اور اس کی روٹی بھی تیار ہوتی ہے۔

حالیہ تحقیقی جائزوں سے معلوم ہوا ہے کہ اگر روزانہ لہسن کا ایک جوا کھا لیا جائے تو اس سے خون میں برے کولیسٹرول یعنی ایل ڈی ایل کی سطح کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ لہسن کی مانع تکسید خصوصیت ہے۔ اس کی یہ خصوصیت ایل ڈی ایل کی تکسید میں مانع ہوتی ہے۔ اس طرح وہ کولیسٹرول کم ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں کو تنگ یا بند کر دیتا ہے۔ حال ہی میں ایک امریکی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ لہسن کھانے سے ہمارے جسم میں ہائیڈروجن سلفائڈ کی قدرتی فراہمی بظاہر بڑھ جاتی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ ایسی غذا سے جس میں لہسن زیادہ ہوتا ہے ان سے بعض قسم کے سرطانوں سے محفوظ رہنے میں مدد ملتی ہے۔ ان میں چھاتی، غدۂ مثانہ اور قولون کے سرطان شامل ہیں۔ اپنی ضد حیوی خصوصیات کی وجہ سے لہسن آنتوں میں پائے جانے والے بیکٹیریا کا توڑ کر سکتا ہے اور زکام اور انفلوئنزا سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ دمے کی صورت میں یہ سینے کو طاقت بخشتا ہے۔

زمانہ قدیم میں یہ رواج تھا کہ یونان میں اولمپک مقابلوں کے موقعے پر کھلاڑیوں کو لہسن کھلایا جاتا تھا۔

لہسن مچھروں سے بچاتا ہے کیونکہ اس سے ایلی سین نامی ایک طاقتور مرکب خارج ہوتا ہے جو مچھروں کو سخت ناپسند ہے۔

لہسن اگر زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو یہ شدید قے اور بدہضمی نیز جلد کی الرجی کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہسن سے متعلق ایک شدید منفی پہلو وہ سمی مادہ بوٹولزم ہے جو معدے کو بری طرح متاثر کرتا ہے اور بعض اوقات موت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

اس صورت حال سے بچنے کے لئے یہ احتیاط کیجئے کہ روغن میں ڈلے ہوئے لہسن کو کمرے کے درجہ حرارت میں زیادہ دیر نہ رکھیں اور تیل میں پڑے ہوئے لہسن کو ریفریجریٹر میں بھی زیادہ عرصے نہ رکھا جائے۔

(ہمدرد صحت اکتوبر 2008ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی کنول قیصر عمر 11 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 28/اگست 2009ء کو مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین وجلسہ یوم والدین

مکرم محمد صدیق لغاری صاحب معلم وقف جدید دارالبرکات حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالبرکات حیدرآباد میں 7۔اطفال اور 3۔ناصرات کی تقریب آمین اور جلسہ یوم والدین مورخہ 17 ستمبر 2009ء کو منعقد کیا گیا۔ مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور تقریر کی۔ مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے دعا کروائی۔ 120/افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے سینہ کو نور قرآن سے منور کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ونگ کمانڈر داؤد احمد صاحب لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ رمیسہ صاحبہ بعارضہ کینسر علیل ہیں۔ گزشتہ ماہ لاہور میں سرجری کے بعد ان کو انفیکشن ہوگئی۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سردار احمد شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حسنات احمد باسل صاحب کی بڑی آنت کا آپریشن اسلام آباد کمپلیکس میں 22 مئی 2009ء کو ہوا تھا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ اب دوبارہ آپریشن 16/اکتوبر کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم رانا محمد خالد صاحب جرمنی کے دل کا آپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی چھاتی میں درد کی شکایت ہے اور تاحال ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طارق سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بخار، نزلہ، گلا خراب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عرفان سعود صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد مکرم شیخ عبدالماجد صاحب مختلف بیماریوں کی وجہ سے تکلیف میں ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ فاخرہ احمد صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ وجیہہ اکرم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد فہیم احمد صاحب ولد مکرم سلیم احمد جاوید صاحب واہ کینٹ مبلغ دس ہزار یو اے ای درہم پر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے بیت الذکر میں مورخہ 25 ستمبر 2009ء کو کیا اور مورخہ 28 ستمبر کو مقامی ہوٹل میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دعا کرائی۔ بچی مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب مرحوم سابق امیر جماعت جڑانوالہ کی پوتی اور مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب مرحوم آف فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

مکرم صالح محمد الہ دین صاحب

حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک آفاقی نشان کا ظہور

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کی تائید میں جو آفاقی نشانات ظاہر فرمائے ہیں ان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کو نمایاں مقام حاصل ہے اور حضرت مسیح موعود نے ان ایمان افروز نشانات کا ذکر اپنی کتب میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ ایک عظیم الشان نشان دم دار ستارہ کا نشان ہے۔ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے کئی نشانات کا ذکر فرمایا ہے دوسرے نمبر پر آپ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کا ذکر فرمایا ہے اور تیسرے نمبر پر ستارہ ذوالسنین (دم دار ستارہ) کے نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کا طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی وہ طلوع ہو چکا ہے۔ اس کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 205)

نیز اپنی کتاب چشمۂ معرفت میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

''نواب صدیق حسن خان صاحب جج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے وقت میں نمودار ہو گا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا۔''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 330)

حضرت مسیح موعود نے مارچ 1882ء میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بناء پر مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ستمبر 1882ء میں وہ دم دار ستارہ نمودار ہوا جس کو آپ نے اپنی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔ علم فلکیات کے ذریعہ دم دار ستاروں کے متعلق اور بالخصوص ستمبر 1882ء کے دم دار ستارہ کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

ذوالسنین کی تشریح

حدیث شریف میں جو دم دار ستارہ حضرت مسیح موعود کے لئے نشان بننا تھا اس کو ذوالسنین کہا گیا ہے۔ عربی لغات المنجد وغیرہ میں سنّ کے معنی دانت کے لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا ذوالسنین کے معنی ہیں دو دانت والا۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے مارچ 1898ء میں حضرت مسیح موعود کی ایک رویا (مورخہ 12 مارچ 1898ء مطبوعہ تذکرہ صفحہ 296 طبع چہارم) کو پورا کرنے کے لئے ''مسک المعارف'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں ذوالسنین کا ترجمہ ستارہ دندانہ دار کیا اور لکھا ''کیونکہ لفظ سنّ بہ تشدید نون بمعنی دانت کے ہے کیونکہ اس کی صورت بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کو ذوالسنین کہتے ہیں۔'' (صفحہ 24)

مذکورہ بالا رسالہ میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے ذکر فرمایا ہے کہ پیشگوئی کا ظہور 1882ء میں ہو چکا۔ نیز آپ نے تحریر فرمایا:۔

''یہ ستارہ دنبالہ دار یعنی قرن ذوالسنین حسب پیشن گوئی (۔) کے طلوع ہو چکا مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا غل وشور مچا تھا۔''

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذوالسنین ایک ایسا دم دار ستارہ ہے جس میں دوئی پائی جاتی ہے۔ اس ستارہ کی تصویر میں دو دم واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ George Chambers نے اپنی کتاب The Story of the Comets میں اس دم دار ستارے کی بناوٹ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ستارہ کی بناوٹ میں دوئی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

کلام اللہ میں ستارہ کی شہادت کا ذکر

سورۃ النجم میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور دین کی عظمت دنیا پر ظاہر ہوگی۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالسنین کی پیشگوئی کی جڑ والنجم اذا ھویٰ کی آیت میں پائی جاتی ہے۔ ھویٰ کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہو جانا۔ چنانچہ یہ ذوالسنین سیارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے Sungrazing Comet کا بھی لقب پایا نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہو گئے۔ بالفاظ دیگر وہ سورج میں گرا اور ہلاک ہو گیا۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے والنجم اذا ھویٰ کی پیشگوئی دم دار ستارے کے نشان کے ذریعہ بھی پوری ہوتی ہے۔ تو حضور انور نے خاکسار کے استنباط سے اتفاق فرمایا تھا۔ حضور کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

''قرآن مجید میں دم دار ستارے کی پیشگوئی کے متعلق ایک آیت سے آپ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل درست ہے خود میرا بھی یہی خیال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 20/اگست 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر خاکسار نے ذوالسنین کے نشان کا مطالعہ کیا تھا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور پیارے حضور کو اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں رکھے اور اس نشان کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

خبریں

فوج کے تحفظات سے زرداری حکومت کو کوئی خطرہ نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ کیری لوگر بل پر پاک فوج کے تحفظات سے زرداری حکومت کو کوئی خطرہ نہیں، جبکہ کیری لوگر بل پر پاکستان میں پیدا ہونے والی سیاسی بے چینی پر صدر اوباما کو تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ امریکی نائب وزیر خارجہ برائے پبلک افیئر پی جے کرولی نے واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اوباما انتظامیہ پاکستان کے مسائل پر امریکی حل مسلط نہیں کرے گی، امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستانی عوام کے جو خدشات ہیں انہیں دور کرنے کیلئے پاکستانی حکومت کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔

کابل میں بھارتی سفارتخانے کے قریب خودکش بم دھماکہ 17/افراد ہلاک

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں بھارتی سفارتخانے کے قریب خودکش کار بم دھماکے میں 17/افراد ہلاک جبکہ 100 زخمی ہوگئے۔ دھماکے میں اقوام متحدہ کی دو گاڑیوں سمیت متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ جس جگہ پر دھماکہ کیا گیا وہاں افغان وزارت داخلہ سمیت متعدد سرکاری دفاتر بھی واقع ہیں۔ بھارتی ٹی وی کے مطابق دھماکے میں بھارتی سفارتخانے کا عملہ محفوظ رہا۔ زخمیوں اور لاشوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار فوج نے امریکی امداد پر اعتراض کیا

بی بی سی کے مطابق ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ پاکستان کی امداد کیلئے امریکی پارلیمنٹ کے منظور کردہ کسی بل پر پاک فوج نے اعتراض کیا ہے اور یہ بھی کہ وہ پاکستان کی حزب اختلاف کی جماعتوں کی شدید مخالفت کے بعد پارلیمنٹ میں زیر بحث آیا ہے۔ ماضی میں نہ تو کبھی ایسا ہوا اور اگر کہیں کوئی احتجاج ہوا بھی تو حکومت نے اسے درخور اعتناء نہیں سمجھا۔

غریب عوام کا کیا قصور جنہیں چینی نہیں مل رہی

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خواجہ محمد شریف اور جسٹس منظور ملک پر مشتمل ڈویژن بنچ نے قرار دیا ہے کہ چینی کی 40 روپے فی کلو قیمت مقرر کرنے کے عدالتی فیصلہ پر کیا عملدرآمد ہوا ہے کہ بلوچستان سے سرحد تک چینی ہی غائب ہوگئی، غریب عوام کا کیا قصور ہے بیچارے لوگوں کو چینی مل ہی نہیں رہی، کیا وفاقی اور صوبائی حکومتیں اتنی بے بس ہوگئی ہیں کیا ان کے پاس رینجرز، پولیس اور انتظامیہ نہیں ہے۔ عدالت نے یہ ریمارکس عدالت کی طرف سے چینی کی مقرر کردہ قیمت پر فروخت نہ ہونے اور فیصلہ کے خلاف بیان بازی پر توہین عدالت کے کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔

بحر اوقیانوس سے نیا سمندری طوفان ہینری اٹھنا شروع ہوگیا

بحر اوقیانوس سے نیا سمندری طوفان ہینری اٹھنا شروع ہوگیا۔ امریکہ کے قومی ہیوریکن مرکز کے مطابق بحر اوقیانوس سے اٹھنے والا سمندری طوفان ہینری لیوارڈ جزائر سے 825 کلومیٹر شمال میں ہے اور یہ سمندری طوفان 28 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال مغرب کی جانب بڑھ رہا ہے۔

متحدہ عرب امارات 2017ء تک پہلا ایٹمی ری ایکٹر قائم کرے گا

متحدہ عرب امارات 2017ء تک پہلا ایٹمی ری ایکٹر قائم کرے گا۔ ری ایکٹر کی تعمیر پر 40 ارب ڈالر کی لاگت آئے گی۔ متحدہ عرب امارات کے تمام خطے میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ایٹمی ری ایکٹر ہوگا۔ پرامن ایٹمی توانائی کے استعمال کی نگرانی کیلئے نیوکلیئر ریگولیٹری باڈی بھی تشکیل دینے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ شیخ زید نے کہا کہ ہم نے عالمی ادارہ برائے جوہری توانائی کے قوانین کے تحت توانائی کی ضروریات پوری کرنے کیلئے ایٹمی ری ایکٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹیوشن: انگلش
0334-6372030
ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی: تعلیم/علاج
0476-212694

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی
4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔ اکتوبر

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:56
غروب آفتاب	6:45

اطلاع عام
ہماری مشہور ومعروف دوا
''حبوب مفید اٹھرا''
کی نقل تیار کر کے بیچی جارہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434، 6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

حب مفید اٹھرا اٹھرا کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
حکیم منور احمد عزیز
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
0476214029
03346201283

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

FD-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317